

نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو کیا کریں؟

مجیب: سید مسعود علی عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Web-585

تاریخ اجراء: 30 ربیع الاول 1444ھ / 27 اکتوبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی کو نماز کی رکعت میں کنفیوژن ہو مثال کے طور پر چار رکعت والی نماز کے دوران وہ یہ بھول جائے کہ اس کی تیسری رکعت چل رہی ہے یا دوسری تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس مسئلے کی مختلف صورتیں ہیں: تفصیل کچھ یوں ہے کہ

- (1) اگر بالغ ہونے کے بعد رکعتوں کی تعداد میں ایسا شک پہلی مرتبہ ہوا ہے تو نماز توڑ کر نئے سرے سے پڑھے یا جس طرف غالب گمان ہو اس پر عمل کر کے پڑھ کر لے مگر پھر بھی یہ نماز نئے سرے سے دوبارہ پڑھنی ہوگی۔
- (2) اگر ایسا پہلی مرتبہ نہیں ہوا بلکہ پہلے بھی ایسی بھول ہو چکی ہو تو اب اگر اسے کسی طرف غالب گمان ہو تو اسی پر عمل کرے مثلاً رکعتوں کے دو یا تین ہونے میں شک ہے اور غالب گمان ہے کہ تین ہو چکیں تو تین ہی سمجھے اور اس صورت میں سجدہ سہو کی بھی حاجت نہیں جبکہ سوچنے میں ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار وقفہ نہ گزرا ہو۔ ہاں اگر سوچنے میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار وقفہ گزر گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا ہوگا۔
- (3) اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو تو کم رکعتیں شمار کر لے مثلاً دو یا تین میں شک ہو تو دو شمار کر لے، تین یا چار میں شک ہو تو تین شمار کر لے اور اس صورت میں تیسری اور چوتھی دونوں رکعتوں میں قعدہ کرے کیونکہ تیسری رکعت کے چوتھی ہونے کا بھی احتمال ہے، نیز آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جس کو شمار رکعت میں شک ہو، مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل منافی نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا

ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، وعلیٰ هذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔“ (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 718، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net